عالمی خدمات وفاق المدارس اجتماع......اثرات ونتائج

حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری
ناظم اعلیٰ: وفاق المدارس العربیہ پاکستان

وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ میں بار بار یہ تجویز آئی کہ دینی مدارس اور وفاق المدارس کے کردار و خدمات کو اجاگر کرنے کے لئے عالمی اجتماع کا انعقاد کیا جائے لیکن کئی وجوہ کی بناء پر اس تجویز پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکا، ایک طرف اس اجتماع کی ضرورت، اہمیت، افادیت، دوررس اثرات اور عالمی مقاصد اکابر کے سامنے ہوتے اور دوسری طرف یہ احساس کہ یہ بھاری پتھر کیونکر اٹھایا جائے گا؟ اور موجودہ ملکی حالات اور امن وامان کی دگرگوں صورتحال میں اتنا بڑا ''رسک'' کیسے لیا جائے؟ لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اجتماع کی ضرورت کا احساس بڑھتا گیا تا آنکہ 26 فروری 2013ء کو جامعہ اشرفیہ لاہور میں منعقد ہونے والے وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں نہ صرف یہ کہ اس اجتماع کے انعقاد کا اصولی فیصلہ کیا گیا بلکہ اس کی تاریخوں کا تعین بھی کیا گیا اور اس کے انعقاد کا ابتدائی خاکہ بھی تیار کیا گیا، چنانچہ آئندہ سال یعنی 2014ء میں 23,22,21 مارچ کو اسلام آباد میں اس اجتماع کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے، اجتماع کے موقع پر وفاق المدارس کے قیام اور تاسیس سے لے کر آج تک کے جملہ فضلائے کرام اور حفاظ قرآن کی دستار بندی بھی کی جائے گی اور دنیا بھر سے اہم عالمی شخصیات اور پاکستان کے تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کو بھی اس اجتماع کی مختلف تقریبات میں مدعو کیا جائے گا۔

50 سالہ خدمات وفاق المدارس العربیہ عالمی اجتماع کے انعقاد کے اس فیصلے پر ملک بھر میں خوشی ومسرت اور اطمینان نبساط کا اظہار کیا جارہا ہے اور اکثر ارباب مدارس، وفاق المدارس کے فضلائے کرام اور دینی مدارس سے ہمدردی اور خیر خواہی رکھنے والے احباب نے اس فیصلے کو ''دیر آید درست آید'' کا مصداق قرار دیا ہے، بلکہ اکثر لوگوں کا تو یہ کہنا ہے کہ اس طرح کے اجتماعات کے انعقاد کی روایت تو بہت پہلے ڈال دینی چاہئے تھی، وفاق المدارس کے اکابر کا بھی یہی خیال ہے کہ اس اجتماع کے نہ صرف پاکستان بلکہ امت مسلمہ کے دینی، تعلیمی اور تربیتی مستقبل پر دوررس اثرات مرتب ہوں گے،

سب سے زیادہ ضرورت تو آج کے دور میں شدت سے اس امر کی محسوس کی جارہی ہے کہ اسلام، اسلام پسند طبقے اور دینی مدارس کی شان وشوکت اور قوت کا اظہار کیا جائے، اس شان وشوکت کے اظہار سے ایک تو اسلام سے محبت رکھنے والوں کے عزائم اور حوصلے بلند ہوتے ہیں، مورال بلند ہوتا ہے، انسان کو قلبی اطمینان نصیب ہوتا ہے اور کام کرنے کے جذبوں کو مہمیز ملتی ہے جبکہ اسلام دشمنوں، اہل باطل اور سیکولر قوتوں کو ایک خاموش پیغام جاتا ہے کہ وہ ضرورت سے زیادہ اپنے پر پرزے نکالنے سے گریز کریں، چنانچہ ہمیں اپنے دین کے مزاج میں یہ بات نظر آتی ہے کہ حج کا عالمگیر اجتماع ہو یا عیدین کے تہوار، با جماعت نماز کی پابندی اور فضیلت ہو یا نماز جمعہ کی اہمیت......اس میں بنیادی طور پر اجتماعیت کا اظہار اور اخوت ومحبت کا درس ہی مقصود ہوتا ہے، حتیٰ کہ اگر طواف کے دوران ''رمل'' کے حکم کا فلسفہ دیکھا جائے تو فتنوں اور پروپیگنڈے کے دور میں اس اجتماع کی ضرورت دو چند ہو جاتی ہے۔

آج کے دور کا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اہل دین اور اہل مدارس کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈا کیا جاتا ہے، کبھی ان کے سر دہشت گردی کا الزام تھوپا جاتا ہے، کبھی شدت پسندی کا ملبہ ڈال دیا جاتا ہے، کبھی دنیا بھر میں ہونے والے دہشت گردی کے تمام واقعات کے ڈانڈے مدارس کے ساتھ ملائے جاتے ہیں اور کبھی کوئی اور طوفان کھڑا کر دیا جاتا ہے، ایسے میں بہت سے لوگ دفاعی پوزیشن پر چلے جاتے ہیں، جس سے اسلام دشمن قوتوں کو مزید کھل کھیلنے کا موقع مل جاتا ہے، اس لئے اس بات کی ضرورت بھی بڑی شدت سے محسوس کی جارہی ہے کہ اس وقت ملک بھر کے علماء اور ارباب مدارس ایک جگہ جمع ہوں، اسلام کے پیغام امن کا اظہار ہو، اہل مدارس کا موقف اور نقطہ نظر سامنے آئے۔

اسی طرح اس بات کی ضرورت بھی محسوس کی جارہی ہے کہ وفاق المدارس اور دینی مدارس کی 55,50 سالہ خدمات کو اجاگر کیا جائے، کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو آج بھی یہ سمجھتے ہیں کہ مدرسہ محض کسی یتیم خانے کا نام ہے، عشروں پہلے جیسے کسی چھوٹے سے مکتب کا نام ہے، لوگوں کے ٹکڑوں پر پلنے والے بچوں کا نام ہے، بیڑیوں میں جکڑے ہوئے بچوں اور در در پر وظیفہ مانگتے بچوں کا نام ہے اور شاید معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کو کسی مسجد میں چھوڑ کر آنے کا نام ہے، ان کی اس غلط فہمی کا ازالہ بھی کرنے کی ضرورت ہے کہ مدرسہ نے اس معاشرے کو کیا دیا؟ وفاق المدارس نے دینی اقدار و روایات کے تحفظ کے لئے، تعلیم کے فروغ کے لئے، رجال کار کی تیاری اور اہل علم کی فراہمی کے لئے کس قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔

اسی طرح اس اجتماع کا ایک اور پہلو بھی ہے کہ ہمارے ہاں اکابر کو عموماً یہ گلہ ہوتا ہے کہ اصاغر ان سے رابطہ نہیں رکھتے، ان کے شاگردوں کا ان کی طرف اتنا رجوع نہیں جتنا ہونا چاہئے، اداروں اور جامعات کے فضلا اور ابناء میں سے اگرچہ بڑی تعداد اپنے اپنے اداروں اور اساتذہ سے جڑی ہوتی ہے لیکن ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو برسوں کبھی لوٹ کر اپنی جامعہ میں نہیں آتی، جن فضلاء اور حفاظ نے اپنے اداروں اور اساتذہ کرام سے کسی بھی وجہ سے رابطہ نہیں کیا، یہ اجتماع

ان تمام رابطوں کی بحالی کا ذریعہ بنے گا جبکہ اصاغر کا خیال ہوتا ہے کہ اکابر ہماری سرپرستی نہیں کرتے، ہمارے اوپر دست شفقت نہیں رکھتے، ہمیں کام کرنے کے لئے رُخ اور لائن نہیں دیتے، یہ اجتماع ان شاء اللہ ان گلے شکوؤں کے ازالے کا ذریعہ بھی بنے گا، اس کی برکت سے رابطے بحال ہوں گے، دوریاں ختم ہوں گی اور قربتوں میں اضافہ ہوگا۔

میڈیا کی طرف سے، سرکاری اداروں کی طرف سے دینی مدارس کے علماء اور فضلاء کو جس امتیازی سلوک کا سامنا ہے، امید کی جانی چاہئے کہ اتنے بڑے پیمانے پر اہل مدارس اور اہل حق کی قوت اور شان وشوکت کے اظہار کے بعد اس امتیازی سلوک کا بھی خاتمہ ہوگا، اسی طرح دنیا کے دیگر ممالک، جماعتوں اور طبقات کے سامنے بھی وفاق المدارس، پاکستانی دینی مدارس اور علماء کی خدمات واضح انداز سے پیش کی جاسکیں گی۔

اس اجتماع میں عالم اسلام کی اہم شخصیات کو مدعو کر کے ان کے سامنے دینی مدارس کی حیثیت، اہمیت، خدمات اور اثرات کو اجاگر کیا جائے گا، جس کے نتیجے میں دنیا کے مختلف خطوں میں کام کرنے والے پاکستانی مدارس کے فضلاء کے لئے آسانیاں بھی پیدا ہوں گی اور یہ اجتماع ان کی تقویت کا سبب بھی ہوگا، اس اجتماع کی برکت سے گزشتہ پچاس سالہ تاریخ کو مرتب کیا جائے گا، ریکارڈ محفوظ ہوگا، علمائے کرام کا کام سامنے آئے گا، مدارس کے فیض کا چرچا ہوگا۔

یہ تو محض چند ایک پہلو ہیں ورنہ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ خیر وعافیت اور کامیابی سے اس اجتماع کے انعقاد کے بہت دور رس اثرات مرتب ہوں گے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم سب یکجا اور یکجان ہو کر کام میں جُت جائیں، ہمیں اجتماع سے پہلے ہی اجتماعیت کا مظاہرہ کرنا ہوگا، محنت کرنا ہوگی، دامے، درمے، سخنے، قدمے جہاں اور جیسے بھی ہو سکے، اس اجتماع کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دینا ہوں گی۔

☆......☆......☆

طلباء کی زندگی میں حیرت انگیز تبدیلی لانے کیلئے تربیتی واقعات

راہِ علم کا مُسافر یعنی طالب علم

مجموعہ افادات

حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمہ اللہ
حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب رحمہ اللہ
شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمہ اللہ

سکول کالج کے طلبا کیلئے بالعموم اور مدارس دینیہ کے طلبا وطالبات کیلئے بالخصوص زادراہ کتاب جو انہیں زمانہ طالب علمی کی اہمیت کو اجاگر کر کے اپنے وقت کو قیمتی بنانے کی دعوت دیتی ہے... اکابر کے زمانہ طالب علمی کے حیرت انگیز واقعات... جن کا مطالعہ آپ کو بھی ایک مثالی طالب علم بنا سکتا ہے... راہ علم کے مبارک سفر کے تمام نشیب وفراز سے متعلق اہم مضامین سے مزین ایک ایسی کتاب جو آپ کو حقیقی علم سے روشناس کرا کر عمل کیلئے بے چین کر دے

یہ کتاب... اور ادارہ کی دیگر اصلاحی کتب... مدارس دینیہ میں تقسیم کرنے کیلئے... رعایت کے علاوہ ادارہ کی طرف سے خصوصی تعاون کیا جائیگا

اِدارۂ تالِیفاتِ اَشرفِیہ

0322-6180738 , 061-4519240